Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ * ۲۷ نبوت ۱۳۵۴ہش * ۲۷ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۷۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

پہلے سے تو اب آرام ہے لیکن ابھی پوری طرح صحت بحال نہیں ہوئی

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت میں رکھے اور خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی طبیعت پرسوں پھر زیادہ ناساز ہوگئی تھی جس کی وجہ سے تشویش پیدا ہوگئی، الحمد للہ کہ اب طبیعت بہتر ہے۔ احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

بیرونی ممالک کے احمدی ڈاکٹروں سے درخواست

ہمیں بیرونِ پاکستان کام کرنے والے ایسے احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے جو مغربی افریقہ میں احمدیہ ہسپتالوں میں کام کر سکیں۔ لہذا

۱۔ ڈاکٹر صاحبان خود بھی اپنے کوائف سے ہمیں مطلع کریں۔

۲۔ ایسے ڈاکٹروں کے رشتہ دار اور دوست ان کے پتوں سے ہمیں فوراً اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا دوسرا مرحلہ ختم ہونے میں چار ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے اس میں کل وعدہ کا ۲/۱۵ تک ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری اطلاع

آئندہ ہر ہفتہ صرف اتوار کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہو سکے گی۔ انشاء اللہ

احباب نو بجے صبح تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام نوٹ کروادیں

(پرائیویٹ سیکرٹری)

"وزارتِ مذہبی امور نے جماعتِ احمدیہ کیلئے زرِ مبادلہ کی کوئی منظوری نہیں دی"

سینٹ میں پاکستان کے مرکزی وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازی کا اعلان

اخباری اطلاعات کے بموجب وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازی نے ۲۴ نومبر ۱۹۷۵ء کو سینٹ میں اس بات کا انکشاف کیا کہ حکومت نے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے غیر ملکی زرِ مبادلہ میں ۲۱ لاکھ، ۳۰ ہزار نو سو روپے کی رقم منظور کی ہے انہوں نے کہا آج تک کسی حکومت نے بیرونی ملکوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اتنی رقم مختص نہیں کی تھی، اس لحاظ سے یہ ایک ریکارڈ ہے۔

اس ضمن میں انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے لئے زرِ مبادلہ کی شکل میں سرے سے کوئی رقم منظور نہ کرنے کا بطورِ خاص ذکر کیا۔ اگرچہ انہوں نے اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے بموجب جماعتِ احمدیہ کے لئے "قادیانی جماعت" کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن اس خیال کے پیشِ نظر کہ جماعتِ احمدیہ کی بجائے یہ الفاظ شاید اخبارات نے ان کی طرف منسوب کر دئے ہوں ہم اس فروگذاشت سے صرفِ نظر کرتے ہوئے خبر مذکور کا متعلقہ حصہ ذیل میں شائع کر رہے ہیں تاکہ ایک وفاقی وزیر کا یہ اعلان ریکارڈ ہو جائے اور جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں بھی یہ بات محفوظ ہو جائے کہ فلاں وفاقی وزیر نے فلاں موقع پر سینٹ کے اجلاس میں برملا یہ اعلان کیا تھا۔ روزنامہ "مساوات" لاہور خبر مذکور کو درج کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت فراخدلی سے تبلیغی جماعتوں کو باہر جانے کی اجازت دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستانی سفارت خانوں کو قرآن حکیم کے نسخے اور اسلامی لٹریچر بھیجا جاتا ہے تاکہ غیر ملکی تنظیمیں جو اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں انہیں یہ لٹریچر مفت فراہم کیا جائے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف غیر ملکی اداروں اور تنظیموں کو حکومتِ پاکستان عطیات دیتی اور ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک لاکھ ۲۱ ہزار روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ میں برمنگھم کی مسجد کے لئے پاکستان نے پانچ لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزارتِ مذہبی امور نے کسی قادیانی جماعت کے لئے زرِ مبادلہ کی منظوری نہیں دی۔"

(روزنامہ "مساوات" لاہور بابت ۲۵ نومبر ۱۹۷۵ء صفحہ اوّل)

اور روزنامہ "مغربی پاکستان" لاہور اس خبر کو اپنے کالموں میں درج کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"اسلام آباد ۲۴ نومبر۔ (ریڈیو رپورٹ۔ پ پ ا) مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی (نے) آج شام سینٹ میں انکشاف کیا ہے کہ حکومت نے اسلام کی تبلیغ کے لئے بیرونی ملکوں میں ۲۱ لاکھ ۳۰ ہزار ۹ سو روپے دئیے ہیں جو ایک ریکارڈ ہے۔ یہ تمام رقم بیرونی کرنسی کی شکل میں دی گئی۔ وقفہ سوالات کے دوران انہوں نے بتایا کہ حکومتِ پاکستان بیرونی ملکوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے تبلیغی پارٹیاں تشکیل دے رہی ہے۔ اس ضمن میں مذہبی امور کی وزارت نے قرآن حکیم کی جلدیں اور اسلامی لٹریچر بھی اور غیر ملکوں میں اسلام کی تبلیغ کرنے والی تنظیموں کو عطیات دئیے اور اس سلسلے میں حکومتِ پاکستان نے اس مقصد کی حوصلہ افزائی اور تعاون کے لئے ایک لاکھ اکیس ہزار روپے دئیے۔ برمنگھم سکوائر میں اسلامی سنٹر کے قیام کے لئے ۵ لاکھ روپے کی منظوری دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی امور کی وزارت نے قادیانی جماعت کو کوئی مالی امداد نہیں دی۔"

(روزنامہ "مغربی پاکستان" لاہور بابت ۲۵ نومبر ۱۹۷۵ء صفحہ اوّل)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد "آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا" (شوریٰ ۱۹۳۸ء) ناظر بیت المال آمد ربوہ

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ رنبوت ۱۳۵۴ ھش
۲۷ نومبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکطرفہ مادی علوم اور ان کی ہلاکت آفرینی

یہ ایک حقیقت ہے کہ مغربی اقوام نے گزشتہ ایک صدی کے دوران مادی علوم کے بل پر بے انتہاء ترقی کی ہے۔ جوں جوں یہ اقوام مادی علوم میں دسترس حاصل کر کے ترقی کرتی چلی گئیں اُتنا ہی زیادہ یہ مذہب اور خدا سے بیگانہ ہوتی چلی گئیں۔ انہیں گمان یہ تھا کہ مادی علوم کے بل پر یہ انسانیت کو درپیش مسائل کا حل تلاش کرنے اور اس طرح انسانیت کے ہر دُکھ کا مداوا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی اور بالآخر یہ دُنیا صلح و آشتی اور امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گی۔ لیکن مادی علوم اور بالخصوص سائنس اور ٹیکنالوجی میں بے انداز ترقی کے باوجود نہ صرف یہ کہ انسانی مسائل حل کرنے میں یہ اقوام کامیاب نہ ہو سکیں اور اس بارہ میں عبرتناک ناکامی و نامرادی سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہیں بلکہ جن مسائل کو حل کرنے کا انہوں نے بیڑا اُٹھایا تھا انہوں نے اور زیادہ مہیب صورت اختیار کر لی ہے اور روز بروز نئے مسائل جو پہلے مسائل سے زیادہ ہیبت ناک ہیں سر اُٹھا رہے ہیں اور انسانی دُکھوں میں مسلسل اضافہ کرنے کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔

سائنس "مسیحا" بن کر انسان کو دُکھوں سے نجات دلانے کے لئے آگے آئی تھی لیکن اب وہ موت کے ایک مہیب سائے کی شکل اختیار کر چکی ہے جس کی وجہ سے فی زمانہ بنی نوع انسان خوف و ہراس اور موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس مہیب صورتِ حال پر مشہور امریکی رسالہ "پلین ٹروتھ" (PLAIN TRUTH) نے اپنے ایک حالیہ شمارہ میں بہت ہی درد بھرے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے:-

"ہمارے سائنسدانوں نے دُنیا کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ انسان نے علم میں اس حد تک ترقی کر لی ہے کہ وہ اب مذہب کے توہماتی سہارے اور خدا پر ایمان کے کھڑاگ سے بے نیاز ہو کر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اب انسانیت نئے مسیحا یعنی جدید سائنس پر پورا پورا بھروسہ کر سکتی ہے۔

ان سائنسدانوں نے یہ بھی کہا تھا کہ علم میں کافی حد تک مزید ترقی کر کے ہم انسانیت کو درپیش تمام مسائل کو حل کرنے اور دُنیا میں پائی جانے والی تمام بُرائیوں اور تمام دکھوں کا مداوا تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جدید سائنس نے وہی اوزار استعمال کئے جنہیں انسان تاریخ کے ابتدائی دَور سے استعمال کرتا چلا آ رہا تھا اور وہ ہیں مشاہدہ، تجربہ اور عقل۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انسان علم میں بے انداز ترقی کرتا چلا گیا۔"

("پلین ٹروتھ" بابت جولائی ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۲)

سائنسدانوں کی اس یقین دہانی اور سائنسی علوم میں انسان کی بے انداز ترقی کا ذکر کرنے کے بعد "پلین ٹروتھ" نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ آیا یہ نیا مسیحا (یعنی جدید سائنس) انسانیت کو درپیش مسائل حل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں اور آیا اس نے انسانی دُکھوں کا کوئی مداوا پیش کیا یا وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس بارہ میں اس نے لکھا ہے کہ صورتِ حال سب کے سامنے ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ نیا مسیحا جو جدید سائنس کی شکل میں نمودار ہؤا تھا اپنے دعوے میں سراسر جھوٹا ثابت ہؤا۔ مسائل کو حل کرنا تو درکنار اس نے ان مسائل کو اور زیادہ لاینحل بنا دیا ہے اور انسانی دُکھوں کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ انسانیت کے جانبر ہونے کی بظاہر کوئی صورت نہیں ہے۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

"فی زمانہ ہم ایک عجیب متناقض صورتِ حال سے دوچار ہیں۔ انسانیت کو درپیش عقدوں، مصیبتوں اور بُرائیوں میں اُسی سرعت اور برق رفتاری سے اضافہ ہو رہا ہے جس سُرعت اور برق رفتاری سے انسان کا علم بڑھ رہا ہے۔ حالیہ دہائی یعنی ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء کے درمیانی عرصہ میں مجموعی لحاظ سے انسان کا علم گزشتہ دہائی کی نسبت دوگنا ہو گیا ہے۔ لیکن حد درجہ حیران کُن بات یہ ہے کہ دس سال کے اس مختصر سے عرصہ میں دُنیا کے مصائب اور وہ بُرائیاں جو دُنیا میں عام پھیلی ہوئی ہیں ان میں بھی دوگنا اضافہ ہو گیا ہے۔" (ایضاً)

اس صورتِ حال میں تناقض یہ ہے کہ علم جس کی مدد سے مسائل حل ہونے چاہیئے تھے اور بُرائیاں دُور ہونے کی راہیں کُھلنی چاہئیں تھیں خود مسائل کو بڑھانے اور بُرائیوں کو مزید پھیلانے کا موجب ثابت ہو رہا ہے۔ اس تناقض کی وجہ بیان کرتے ہوئے "پلین ٹروتھ" نے لکھا ہے:-

"علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ گناہوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے جسے تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا علم رکھنا یا حاصل کرنا غلطی ہے؟ یقیناً نہیں! کیا میں تحصیلِ علم کے بارہ میں حوصلہ شکنی کرنا چاہتا ہوں؟ ہرگز نہیں!

برخلاف اس کے میں تو صرف یہ باور کرا رہا ہوں کہ ہم فی زمانہ جس حقیقت سے دوچار ہیں وہ یہ ہے کہ علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ گناہوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ علم بُرائیوں کو جنم دینے کا موجب بن رہا ہے البتہ اس کا یہ مطلب ضرور ہے کہ جو علم ہم حاصل کر رہے ہیں وہ موجودہ بُرائیوں کا علاج کرنے پر منتج نہیں ہو رہا اور نہ ہی اُس سے نئی بُرائیوں کو روکنے میں مدد مل رہی ہے۔ اس میں کہیں نہ کہیں کوئی خلاء ہے اور کہیں نہ کہیں اس کی گہرائی اور گیرائی میں کوئی کمی ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم یہ معلوم کریں کہ حاصل کردہ علم میں خلاء کہاں ہے اور اس کی گہرائی یا گیرائی میں کیا کمی ہے۔

ہر نتیجہ کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے! دُنیا میں پائی جانے والی تمام بُرائیوں اور خرابیوں کا بھی کوئی سبب ہے۔ اخلاقی فساد و بگاڑ بھی بلاسبب نہیں ہے۔ اس سبب کو معلوم کرنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک حقیقی علم اور دوسرا غیر حقیقی علم" (ایضاً)

اس طرح "پلین ٹروتھ" نے یہ باور کرایا ہے کہ موجودہ علوم جن کی تحصیل میں بہت دَوڑ دھوپ اور سرگرمی کا مظاہرہ دیکھنے میں آتا ہے اور جن کی اس زمانہ میں بہت گرم بازاری ہے حقیقی علوم نہیں ہیں۔ یہ گہرائی سے عاری ہیں اور علم میں حقیقی گہرائی ہستی باری تعالیٰ پر ایمان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ سائنسدانوں اور فلاسفروں کے علم کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کے انکار پر ہے اس لئے ان کا حاصل کردہ علم انہیں نیکی اور نیک چلنی کی طرف نہیں بلکہ گناہ اور گناہ آلود زندگی کی طرف لے جا رہا ہے جس سے نئے مسائل، نئے عقدے اور نئی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اور موجودہ علوم رحمت کا نہیں بلکہ زحمت کا باعث ثابت ہو رہے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ دُنیا میں بے چینی اور بدامنی بڑھتی جا رہی ہے اور یہ دُنیا تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

مغرب میں مادی علوم کی طرف توجہ دینے والوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کیوں کیا اور کیوں انہوں نے اپنی علمی تحقیق کی بنیاد ہستی باری تعالیٰ کے انکار پر رکھی؟ اس پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے، انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکّل اور اُس کی اہمیّت و برکات

(سُلطان احمد پیرکوٹی)

لغوی تشریح

توکّل کا لفظ وکل سے ہے اور وکل یکل و کلًا و اِیکالًا (الیہ) کے معنے ہیں کوئی کام کسی کے سپرد کر دیا۔ کسی کو سونپ دیا اور الوکیل اس شخص یا ہستی کو کہتے ہیں جس پر بھروسہ کیا جائے جس کے سپرد کوئی عاجز اور کمزور انسان اپنا کوئی کام کرے اتّکل فی امر فلان کے معنے ہیں کسی پر بھروسہ اور اعتماد کیا (المنجد) اور توکل علی اللہ کے معنے ہیں استسلم الیہ واعتمد و وثق (مفردات امام راغبؒ) اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا اور اس پر بھروسہ اور اعتماد کیا

انسان کمزور پیدا ہوا ہے (خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا) وہ خطاء و نسیان کا پتلا ہے۔ وہ اکیلا اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ اپنی حاجت برآری کے لئے وہ دوسرے کا محتاج ہے۔ وہ دوسرے کا سہارا لیتا ہے تا وہ اس کی مدد سے اپنے مقصد و مدعا میں کامیابی حاصل کرے۔ اس کی ضروریات مہیا ہوں اور وہ اس دنیا میں آرام اور سکون کی زندگی بسر کرے اور کسی کا سہارا لینے کو ہی توکّل کہتے ہیں۔

توکّل خدا پر ہی ہونا چاہیئے

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سہارا کس کا لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اگر انسان اپنی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہے یا وہ کوئی کام اکیلا نہیں کر سکتا تو عقلاً اسے کسی آدمی یا ہستی کی مدد اور سہارا لینا مناسب ہے جو اس سے طاقت (چاہے وہ مادی ہو یا روحانی) میں زیادہ ہو تا اسے اپنے مقصد اور مدعا میں کامیابی کا یقین ہو اور اگر وہ انسان کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کا سہارا لے اور اسی پر توکّل کرے۔ اسی پر تکیہ اور بھروسہ کرے تو اسے کسی اور کا سہارا لینے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

قرآن کریم میں امتِ محمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور فرمایا ہے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (ابراہیم ۱۲)

بھروسہ کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (ابراہیم ۱۱)

مومنوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

(یوسف ۶۷، زمر ع ۵)

تمام بھروسہ کرنیوالوں کو اسی (اللہ تعالیٰ کی ذات) پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

توکّل کا مقام انبیاء کے ذریعہ ملتا ہے

لیکن انسان بوجہ خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور اس کی کامل معرفت نہ ہونے کے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ زیادہ تر مادی ذرائع پر ہی تکیہ کرتا ہے انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم کے دلوں میں چونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے شفقت اور ہمدردی کے جذبات ودیعت کئے ہوتے ہیں وہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اس لئے وہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا یقین پیدا کرتے ہیں۔ انہیں مادی اور دنیوی چیزوں اور سہاروں سے ہٹا کر خدا تعالیٰ کی طرف لاتے ہیں اور انہیں بار بار اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اصل طاقت کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اس پر توکل کرو۔ اس پر بھروسہ رکھو۔ اسی سے مدد چاہو اسی کو سہارا بناؤ تا ایک طرف تمہیں کسی اور سہارا کی ضرورت باقی نہ رہے اور دوسری طرف قادر و مقتدر ہستی کا سہارا مل جانے پر تمہیں اپنے مقصد اور مدعا میں کامیابی یقینی نظر آئے اور انبیاء کا اصل کام بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر یقین پیدا کر کے انسان کو متوکل علی اللہ بنا دیں۔ صفات الٰہیہ سے واقف بنا کر اور الٰہی نشان دکھا کر معبود حقیقی کے آگے اس کا سر جھکا دیں اسے دنیوی وسائل اور ذرائع سے ہٹا کر طاقت و قوت کے حقیقی سرچشمہ خالق و مالک خدا کی طرف لے آئیں

توکّل کا صحیح مفہوم

توکّل میں لوگوں نے افراط اور تفریط سے کام لیا ہے یا تو وہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور تدبیر و عمل کو یکسر ترک کر دیتے ہیں یا وہ صرف اپنی تدبیر اور عمل پر ہی انحصار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرنے اور اسے سہارا بنانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ یہ دونوں چیزیں اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اسلام نہ تو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ تدبیر اور عمل کو یکسر ترک کر دیا جائے اور نہ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ صرف اسباب پر ہی انحصار کیا جائے بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنی تدبیر اور عمل کو انتہا تک پہنچاؤ اور پھر نتائج اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اس طرح اگر کوئی کمی اور نقص تدبیر اور عمل میں رہ جائے گا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی تلافی کر دیگا مثلاً ایک زمیندار ہے وہ ہل وغیرہ چلا کر زمین کو تیار کرے۔ بیج بوئے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کرے کہ وہ کھیتی اگائے اور اسے تکمیل تک پہنچائے۔ ایک مسافر اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے محنت اور کوشش سے کام لے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کرے۔ اس سے یہ دعا کرے کہ وہ اسے بخیریت منزل مقصود تک پہنچا دے ایک مومن کے توکّل کے یہ معنے ہیں کہ وہ پوری اطاعت کرے یعنی اوامر پر عمل کرے اور نواہی سے بچے اور پھر اپنی نجات کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکّل کرے۔ یہ وہ توکّل ہے جس کے اثرات اور ثمرات مترتب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے متوکّل کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ ورنہ اگر توکّل کے معنے ترکِ اسباب اور تدبیر و عمل کو چھوڑ دینے کے لئے جائیں تو پھر نہ روزہ کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ نماز پڑھنے کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ دوسرے احکام دینیہ پر عمل کی ضرورت رہتی ہے۔ قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل کا سلسلہ اگلے جہان میں بھی منقطع نہیں ہوگا۔ ال صرف فرق اتنا ہے کہ وہاں انسان کام سے تنگ نہیں آئے گا اور اس کے اندر بشاشت قائم رہے گی۔ عمل اور تدبیر کو ترک کر کے توکّل سے کام لینا تو عجز محض ہے اور عجز سے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے پناہ مانگتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ ایک اونٹ سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ارادہ کیا کہ تدبیر کو ترک کر دے اور محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرے چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے اپنے اسی توکّل کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ درست نہیں۔ اعقل و توکّل (ترمذی) تو پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھ اور پھر توکّل کر اور عملی طور پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توکّل کے یہی معنے کئے ہیں کہ اپنی تدبیر کو انتہا تک پہنچاؤ اور نتائج کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرو اور اس پر توکّل کرو۔ آپ عبادات پر اتنا زور دیتے تھے کہ طولِ قیام کی وجہ سے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے لیکن پھر بھی یہ فرماتے کہ جنت میں اپنے اعمال کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گا۔ بلکہ اگر خدا تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے تو ہی جنت میں جا سکتا ہوں (بخاری کتاب الرقاق) آپ ہر موقع اور ہر وقت استغفار فرماتے سوتے تو دعا فرماتے۔ بیدار ہوتے تو دعا فرماتے۔ چلتے تو دعا فرماتے۔ کھڑے ہوتے تو دعا فرماتے۔ بیٹھتے تو دعا فرماتے لیٹتے تو دعا فرماتے۔ گھر سے باہر جاتے تو دعا فرماتے۔ گھر میں داخل ہوتے تو دعا فرماتے مجلس میں بیٹھتے تو دعا فرماتے اکیلے ہوتے تو دعا فرماتے۔ غرض آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ دعا سے خالی نہیں تھا ہجرت کے بعد جب مشرکین مکہ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو دفاعی جنگ کے لئے مجبور کر دیا
تو آپ کئی ایک غزوات میں بنفس نفیس
حاضر ہوئے آپ کا دستور یہ تھا کہ جب
آپ کسی جنگ کے لئے جاتے تو جانے
سے قبل اس کے لئے تیاری کرتے گھوڑا
اور ہتھیار جو کچھ میسر ہوتا تو وہ اسے ساتھ
لیتے بلکہ بعض اوقات آپ دو زرہیں
پہن کر جاتے تلوار بھی کمر سے لٹکاتے
حالانکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ واللہ
یعصمک من الناس۔

غرض آپ نے اپنی زندگی میں کبھی
اسباب کی رعایت اور تدبیر و عمل کو ترک
نہیں کیا لیکن ان پر انحصار بھی نہیں فرمایا
گویا آپ نے اپنے عمل سے یہ بتا دیا کہ توکل
سے مراد یہ ہے کہ انسان تدبیر و عمل کو اپنی
انتہا تک پہنچا دے اور پھر انجام بخیر ہونے
کے لئے خدا تعالیٰ سے دست بدعا
ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے بھی توکل کی یہی تعریف فرمائی
ہے آپ فرماتے ہیں:-

"توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ
تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل
کرنے کے واسطے مقرر کئے
ہوئے ہیں۔ ان کو حتی المقدور
جمع کرو اور پھر خود دعاؤں
میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی
انجام بخیر کر۔ صدہا آفات
ہیں اور ہزاروں مصائب
ہیں جو ان اسباب کو بھی
برباد اور تہ و بالا کر سکتے
ہیں۔ ان کی دست برد سے
بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور
منزل مقصود پر پہنچا۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد پنجم صفحہ ۱۹۲)

"خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ
معنے نہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ
سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں
کہ تدبیر پوری پوری کر کے پھر
انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دے
اس کا نام توکل ہے اگر تدبیر
نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے
تو اس کا توکل پھوکا (جس کے
اندر کچھ نہ ہو) ہوگا اور اگر نری
تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا
ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل
نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی
(جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد ۶ صفحہ ۳۳۴)

آپ نے اپنے ملفوظات میں توکل کی
ایک بہت مختصر لیکن جامع تعریف فرمائی ہے
آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ پر توکل اسی کا
نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے
مقرر کی ہوئی ہیں ان سے
آگے بڑھ کر رجا پیدا ہو۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد ۷ صفحہ ۳۸۶)

حدیث نبوی میں ہے کہ متوکل علی
اللہ کی مثال اسی پرندہ کی ہے جو تغدو
خماصاً وتروح بطاناً) صبح کو وہ خالی
پیٹ گھونسلہ سے باہر نکلتا ہے اور
شام کو جب واپس آتا ہے تو اس کا
پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس حدیث
کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح
الاولؓ فرماتے ہیں:-

(پرندہ) اپنے گھونسلے میں
دانہ جمع نہیں رکھتا مگر وہ
بیکار اور بے دست و پا
ہو کر بھی اپنے ہاتھ پاؤں توڑ
کر نہیں بیٹھ رہتا باہر جاتا
ہے اور شام کو پیٹ بھر کر
آشیانہ میں آتا ہے پس
مومن کے واسطے بھی اس
میں ایک سبق رکھا ہے اور
توکل کے معنے بتائے گئے
ہیں۔ جس طرح سے پرندہ
کے گھر میں دانہ جمع نہیں ہے
مگر وہ ہاتھ پاؤں توڑ کر
بیٹھ بھی نہیں رہتا بلکہ
گھونسلے سے باہر جاتا ہے
محنت مشقت کرتا ہے اسی
طرح انسان کو بھی محنت کرنی
چاہیئے تاکہ اس کی ضرورتیں
اس کے واسطے بھی مہیا کی جاویں
(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء بحوالہ خطبات نور
جلد اول صفحہ ۳۰۳)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"توکل کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے
کہ اس کے یہ معنے نہیں کہ انسان تدبیر
کرے بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ باوجود
تدبیر کے خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرے
اور یقین رکھے کہ تدبیر تبھی نفع دیتی
ہے جب خدا تعالیٰ کی نصرت ساتھ ہو"
(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۰۳)

"توکل کا صحیح مفہوم یہ ہے
کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ
سامانوں سے پوری طرح کام لے اور پھر
اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے
اور اس سے کہے کہ اے خدا جو سامان
میرے اختیار میں تھے وہ تو میں
نے سب استعمال کر لئے ہیں اب کوئی
کمی رہ گئی ہے تو تو اپنے فضل سے
اسے پورا فرما اور میری کوتاہیوں
کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کام
کے نیک نتائج پیدا فرما۔ جب وہ
ایسا کرے گا تب اسے اللہ تعالیٰ
کی نصرت حاصل ہوگی اور وہ اپنے
ہر کام میں کامیابی حاصل کرے گا
لیکن جو شخص کام نہیں کرتا اور پھر
اپنے آپ کو متوکل کہتا ہے وہ توکل
کے ساتھ تمسخر کرتا اور اللہ تعالیٰ
کی ناراضگی کا مورد بنتا ہے۔"
(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۰۲
تفسیر سورۃ نحل)

سورۃ فرقان کی آیت ۵۹ یعنی وتوکل
علی الحی الذی لایموت وسبح
بحمدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے
فرماتے ہیں:-

توکل کے معنے ہوتے ہیں کہ انسان
اپنے معاملہ کو کلی طور پر خدا
تعالیٰ کے سپرد کر دے اور خدا
تعالیٰ کے سپرد کرنے کے یہ معنے
ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے
ہوئے قواعد کے مطابق چلے
جس کی طرف سبح بحمدہ میں
اشارہ کیا گیا ہے۔ توکل کا
پہلا مقام یہ ہے کہ جو کچھ خدا
تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے اس کو
ہم زیادہ سے زیادہ استعمال
کریں اور پھر جو کمی رہ جائے
وہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں
اور یقین رکھیں کہ خدا اس
کمی کو پورا کر دیگا۔"
(تفسیر کبیر)

ہر نبی نے توکل کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا

انبیاء علیہم السلام کا کام یعنی
قیام توحید اور لوگوں کو ماسوی اللہ
سے ہٹا کر معبود حقیقی کے سامنے لا
جھکانا بہت مشکل اور کٹھن کام ہوتا
ہے ایک طرف تو ان کے پاس ظاہری
طاقت وقوت اور رعب و دبدبہ
نہیں ہوتا جو ان کے کام میں ممد و معاون
ہو اور دوسری طرف تمام طاغوتی
طاقتیں ان کے مقابلہ پر آن کھڑی
ہوتی ہیں اس لئے وہ ہر آن خدا تعالیٰ
کی مدد اور نصرت کے طلب گار رہتے
ہیں ان کا سہارا محض اللہ تعالیٰ کی
ذات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بار
بار اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ دیکھو
یہ مخالفتیں تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں
دنیوی طاقتیں چاہے کتنی عظیم ہوں
تمہارے مقصد کی اشاعت میں روک
پیدا نہیں کر سکتیں تم ان کی پرواہ مت
کرو اور اپنا کام کرتے چلے جاؤ
مخالفین کے تمام منصوبے ملیامیٹ
اور تدابیر کو ناکام بنانا میرا کام ہے
میں ہر دم اور ہر آن تمہاری پشت پناہ
ہوں۔

یہ ظاہر ہے کہ انبیائے کرام سب سے
بڑے متوکل علی اللہ ہوتے ہیں انہیں
بار بار توکل کی طرف توجہ دلانے میں
درحقیقت یہ حکمت ہوتی ہے کہ ان کے پیرو اور
متبعین اس صفت کو اپنے اندر پیدا
کریں اور دنیوی مخالفتوں کی کچھ پرواہ
نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کی حفاظت
کر رہا ہے ہر قدم پر اس کی تائید و نصرت
ان کے شامل حال ہے حضرت سرور کائنات
فخر موجودات خاتم الانبیاء صلی اللہ
علیہ کو بھی قرآن کریم میں جو بار بار توکل
کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ بھی دراصل آپ
کے متبعین کے لئے ہی ہے اور انہیں یہ
بتلانا مقصود ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان ہستی
جس کے متعلق لولاک لما خلقت
الافلاک کا ارشاد خداوندی موجود ہے
کو بار بار توکل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو
تم تو بدرجہ اولیٰ اس حکم کے مخاطب ہو
تمہیں کسی وقت بھی اپنی تدبیر اور کوشش
پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہیں محض
دنیوی فوائد کی تلاش میں نہیں لگے
رہنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی ہر کوشش اور
اپنے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے مدد و نصرت
طلب کرنی چاہیئے اور ہر آن اسی پر توکل
کرنا چاہیئے۔
(باقی)

ماہِ دسمبر میں خدام کے مطالعہ کیلئے

ماہ دسمبر میں خدام بھائیوں کے مطالعہ
کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی کتاب "روئیداد جلسہ دعا"
مقرر فرمائی ہے۔ یہ کتاب شعبہ اشاعت
خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ڈیڑھ روپیہ میں
مل سکتی ہے۔
(مہتمم شعبہ اشاعت مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۰)

مسل نمبر ۲۲۳۰۳

مَیں غلام بتول زوجہ حکیم محمد اسلم طالب صاحب قوم وینس پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۸ سال۔ بیعت جولائی ۱۹۷۵ء ساکن نیا میانہ پورہ سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام بتول زوجہ حکیم محمد اسلم طالب صاحب نیا میانہ پورہ C/O بشارت سائیکل ورکس۔ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ حکیم محمد اسلم طالب (خاوند موصیہ) نیا میانہ پورہ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ قاسم الدین ولد میاں سوندھی صاحب محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۴

مَیں چوہدری نواب دین ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت۔ عمر ۸۰ سال۔ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۹۲ روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری نواب دین لطیف آباد یونٹ ۶ حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ رانا اسد اللہ خان ولد چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب لطیف آباد حیدر آباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۵

مَیں چوہدری مشتاق احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم پھڈیار پیشہ زمیندارہ۔ عمر ۳۴ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن گوٹھ چوہدری غلام محمد ضلع میرپور خاص سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۱۶ ایکڑ واقع گوٹھ چوہدری غلام محمد مالیتی -/۲۴۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۴۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے۔ مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مشتاق احمد گوٹھ چوہدری غلام محمد P.O ناصر آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص سندھ۔

گواہ شد۔ احسان الٰہی وصیت ۱۳۳۳۳ صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ۔ ضلع میرپور خاص سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری ارشاد احمد ولد چوہدری غلام محمد (برادر موصی) ضلع میرپور خاص سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۶

مَیں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری غلام محمد ضلع میرپور خاص سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۱۲۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب P.O ناصر آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری مشتاق احمد (خاوند موصیہ) گوٹھ غلام محمد سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری ارشاد احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۷

مَیں چوہدری ارشاد احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم پھڈیار پیشہ زمیندارہ۔ عمر ۳۴ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن گوٹھ چوہدری غلام محمد ضلع میرپور خاص سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۱۶ ایکڑ واقع گوٹھ چوہدری غلام محمد مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۴۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے۔ مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری ارشاد احمد۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد P.O ناصر آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص سندھ۔

گواہ شد۔ مشتاق احمد (برادر موصی) ضلع میرپور خاص۔ سندھ۔

گواہ شد۔ احسان الٰہی وصیت ۱۳۳۳۰ صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۸

مَیں فضیلت بی بی زوجہ چوہدری ارشاد احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری غلام محمد ضلع میرپور خاص سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فضیلت بی بی۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد P.O ناصر آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری ارشاد احمد (خاوند موصیہ) ضلع میرپور خاص سندھ۔

گواہ شد۔ مشتاق احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب ضلع میرپور خاص سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۹

مَیں شریف احمد ولد میاں غلام محمد صاحب قوم بلوچ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نور نگر فارم ضلع تھرپارکر۔ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۹-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دو راس بیل قیمت -/۲۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شریف احمد بلوچ نور نگر فارم P.O محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد۔ غلام حسین ولد کالو صاحب وصیت ۱۴۴۰۲ نور نگر فارم سندھ۔

گواہ شد۔ محمد جمالی انسپکٹر بیت المال ولد محمد اسماعیل صاحب سندھ۔ (باقی)

تریاق معدہ خرابی ہضم کا موثر علاج قیمت دو روپیہ و چار روپیہ — **اکسیر پائیوریا** پائیوریا کا علاج قیمت تین روپیہ — **مفید منجن** دانتوں کی صفائی کے لئے قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے — **ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۴**

عید فنڈ اور کھال قربانی کے بارہ میں ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیدالاضحی کے مبارک ایام قریب آرہے ہیں۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور قربانی کی توفیق پاتے ہیں۔ اس موقع پر عید فنڈ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہوگی۔ یہ فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ درحقیقت اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقع پر دینِ اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہوں۔

قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ امراءکرام و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جملہ وصول شدہ رقوم افسر صاحب خزانہ کے نام بمد عید فنڈ مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ البتہ جو آمد قربانی کی کھالوں سے ہو وہ مقامی فنڈ میں محسوب ہوگی۔ (ناظر بیت المال آمد)

ٹکٹ سٹیج و ٹکٹ سامعین خاص بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست سٹیج ٹکٹ یا ٹکٹ سامعین خاص (کرسی) حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست مع جملہ کوائف وجہ استحقاق اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی سفارش کے ساتھ جلد سے جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ یہ درخواستیں ۳۰ نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

اس سلسلے میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ درخواست دینے والے احباب جلسہ پر تشریف لا کر خود دفتر سے پتہ کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

جلسہ سالانہ کے لئے مختلف اشیاء کی ضرورت

جلسہ سالانہ خواتین انشاءاللہ العزیز ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اسکے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کو بالٹیوں، ٹوکریوں، لالٹینوں، دستر خوانوں اور چٹائیوں کی ضرورت ہے۔ لجنات جتنی تعداد میں دے سکتی ہوں اطلاع دے دیں۔ کوشش کر کے یہ سامان جلسہ سالانہ سے قبل ہی بھجوا دیا جائے۔ صاحب حیثیت بہنیں اگر بطور عطیہ گیس دے دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ ان کی بھی بہت ضرورت ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عظیم الشان سفارش اور ماہنامہ الفرقان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ماہنامہ الفرقان کے متعلق تحریر فرمایا کہ۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے.... مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" (الفضل ۱۸ر جولائی ۱۹۵۹ء)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ پاکستان کے لئے دس روپے ہے۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

جماعت احمدیہ کا تراسیواں جلسہ سالانہ

۲۶۔۲۷۔۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ر فتح ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۶۔۲۷۔۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

روانی کے ساتھ انگریزی بولنے والی بہنیں توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر غیر ملکی مستورات بھی تشریف لا رہی ہیں۔ ان کو جلسہ سالانہ کا پروگرام ترجمہ کر کے بتانا ہے۔ ایسی ممبرات کے نام بھجوائیں جو روانی کے ساتھ انگریزی بول سکتی ہوں اور پروگرام کا ترجمہ کر کے ان کو سمجھا سکتی ہوں۔

یہ نام صدر لجنہ مقامی کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے ماموں زاد بھائی چوہدری منظور احمد صاحب کاہلوں آف لندن کی بیوی ثریا بیگم عرصہ سے گردہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور لندن میں ہی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب چند روز سے ٹمپریچر بھی بڑھ گیا ہے جس وجہ سے تشویش ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعائے خاص کی درخواست ہے۔

(انیس محمود احمد صدر جماعت احمدیہ نفیس نگر ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

۲۔ میرا بچہ عزیزم خرم جاوید عمر ۱½ سال عید کے بعد سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اب ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے مرض کی فی الحال تشخیص نہیں ہو سکی۔ اسکی گردن اور ٹانگیں کمزور ہو چکی ہیں بزرگانِ سلسلہ اور خدام بھائی اسکی لمبی صحت والی زندگی کیلئے دعا فرمائیں۔

(منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ)

زد جام عشق
اعصاب کو طاقت دینے اور تمام جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ مکمل کورس ۳۵/- روپے
المنار دواخانہ ربوہ

• شہزیت
• شہزیت
• شہزیت
مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۲۳
(نوٹ) اب ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہی پتہ استعمال کیا جائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰/- روپے — **نورِ نظر** اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۳۵/- روپے — **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸**